روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 14 مئی 2009ء 18 جمادی الاول 1430 ہجری 14 ہجرت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 106

جگادو

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ ایک رات جاگے اور فرمایا۔سبحان اللہ۔آج رات کیا کیا فتنے اتارے گئے اور کیا کیا خزانے کھولے گئے ہیں۔کوٹھڑیوں والیوں کو جگاؤ دنیا میں کتنی ہی پوشاک پہننے والیاں ہیں جو آخرت میں ننگی ہوں گی۔

(صحیح بخاری کتاب العلم باب العلم والعظة حدیث نمبر:112)

ارشادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بیوت الذکر کو آباد رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت 2009ء کے موقع پر اپنے پیغام میں بیوت الذکر کو آباد کرنے کی تلقین فرمائی۔نماز کے بارے میں حضور انور کا ایک اقتباس پیش خدمت ہے۔

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تم میں سے ہر شخص اس وقت تک نماز میں مشغول شمار ہوتا ہے جب تک وہ نماز کے انتظار میں ہوتا ہے۔اور تم میں سے ہر شخص کے لئے فرشتے یہ دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ اے اللہ! تو اسے بخش دے۔اے اللہ! تُو اس پر رحم فرما۔جب تک وہ (اللہ کے گھر) میں ہو۔ (ترمذی، کتاب الصلوٰۃ، ماجاء فی القعود فی المسجد)

ہر انسان جو اس معاشرے میں رہ رہا ہے اس کی چکاچوند سے متأثر ہوتا ہے۔مادیت کا لالچ اس پر بار بار حملہ کر رہا ہوتا ہے۔شیطان اپنا پورا زور لگا رہا ہوتا ہے کہ مَیں اس شخص کو کسی طرح قابو کروں اور اس کو خدا سے دور لے جاؤں۔بعض دفعہ یہی ہوتا ہے کہ چلو یہ کام ہے، دنیاداری کا کام چھوٹا سا یہ پہلے کرلو، نماز بعد میں پڑھ لیں گے ابھی کافی وقت ہے۔تو یہ شخص اپنی روحانی سرحد کے اس دائرے کو کمزور کر رہا ہوتا ہے اور جب یہ دائرہ کمزور ہو جاتا ہے تو پھر شیطان حملہ کرکے اس کو بہت دور لے جاتا ہے۔بعض دفعہ یہی ہوتا ہے کہ چلو پڑھ لیں گے، ٹھہر کر پڑھ لیں گے۔تو پھر وہ نماز رہ ہی جاتی ہے یا پھر اتنی جلدی میں پڑھی جاتی ہے جیسے جلدی جلدی کوئی مصیبت گلے سے اتاری جائے۔تو اس سستی سے بچنا چاہئے۔مومن کا دل تو نماز کی طرف رہنا چاہئے اور اس مادی دنیا میں تو آج کل یہ سب سے بڑا جہاد ہے۔حدیث میں آتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’کیا میں آپ کو وہ عمل نہ بتاؤں جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو بلند فرماتا ہے‘‘۔فرمایا وہ یہ ہے کہ: ’’جی نہ چاہتے ہوئے بھی کامل وضو کرنا، اور (اللہ کے گھر) کی طرف زیادہ چل کر جانا، نیز ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔یہ رِباط ہے، یہ رِباط ہے، یہ رِباط ہے (سرحدوں پر گھوڑے باندھنا یعنی تیاریٔ جہاد)‘‘۔

(سنن النسائی، کتاب الطہارۃ، باب الامر باسباغ الوضوء)

تو یہ ہر مومن کا فرض ہے کہ اپنی روحانی سرحدوں کی حفاظت کرے کیونکہ جب سب مل کر اس طرح سرحدوں کی حفاظت کریں گے اور (بیوت الذکر) میں آئیں گے اور (بیوت الذکر) کو آباد کریں گے تو پھر کوئی دشمن نہیں جو کبھی ہمیں نقصان پہنچا سکے۔انشاء اللہ۔اور آپ ﷺ ہمیں یہ خوشخبری دے رہے ہیں کہ اس طرح کرو گے تو ہمیشہ محفوظ رہو گے، ہر دشمن سے بچے رہو گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ’’باجماعت نماز ادا کرنا گھر اور بازار میں اکیلے پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ اجر کا موجب ہے۔تم میں سے جب کوئی اچھی طرح وضو کرے اور (اللہ کے گھر) میں محض نماز کی خاطر آئے تو وہ کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلہ میں اس کی ایک خطا معاف کر دیتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند فرماتا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ (اللہ کے گھر) میں داخل ہو جائے۔اور جب وہ (اللہ کے گھر) میں آجاتا ہے تو جب تک نماز کے لئے وہاں رُکا ہے نماز ہی میں شمار ہوگا۔اس کے لئے ملائکہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ ’اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ ‘ یہ حالت اس وقت تک رہتی ہے جب تک کہ وہ کسی اور کام یا بات میں مصروف نہیں ہوتا۔‘‘

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ فی المسجد)

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 3/اکتوبر 2003ء از خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 369,368)

(مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

جلسہ سالانہ قادیان کے پروگرام

حضور انور کا لندن سے اختتامی خطاب

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 25 تا 27 مئی 2009ء منعقد ہو رہا ہے۔اس کے تینوں دن کی کارروائی ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کی جائے گی۔اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن سے فرمائیں گے۔پاکستانی وقت کے مطابق پروگرام درج ذیل ہوگا۔

25 مئی 2009ء

افتتاحی اجلاس 8:30 تا 11:30 صبح

دوسرا اجلاس 5:30 تا 8:30 شام

26 مئی 2009ء

پہلا اجلاس 8:30 تا 11:30 صبح

دوسرا اجلاس 5:30 تا 8:30 شام

27 مئی 2009ء

پہلا اجلاس 8:30 تا 11:30 صبح

اختتامی خطاب حضور انور

5:00 تا 7:30 شام

احباب جماعت ان پروگراموں سے بھرپور استفادہ فرمائیں۔ (نظارت اشاعت)

تعلیمی ادارے چلانے والے

احمدی احباب متوجہ ہوں

ایسے احمدی احباب وخواتین جو پرائیویٹ طور پر کوئی تعلیمی ادارہ چلا رہے ہیں وہ درج ذیل معلومات نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کو ارسال کریں۔

(1) نام مالک تعلیمی ادارہ (2) نام سکول/کالج (3) اردو میڈیم/انگلش میڈیم (کالج کی صورت میں Combinations کی تفصیل) (4) ایڈریس (5) فون نمبر (6) ای میل ایڈریس

اس کے علاوہ بھی اگر کوئی مفید معلومات ہوں تو ارسال فرمائیں۔ (نظارت تعلیم)

رپورٹ: مکرم وسیم احمد خان صاحب۔ مربی سلسلہ مورو گورو۔ تنزانیہ

تنزانیہ کے مورو گورو ریجن میں خلافت جوبلی جلسے

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ عالمگیر خلافت احمدیہ کے سو سال پورا ہونے پر جلسہ ہائے خلافت منعقد کر رہی ہے۔ اسی سلسلہ میں تنزانیہ کے مورو گورو ریجن کی مختلف جماعتوں میں جلسے منعقد ہوئے جن کی مختصر رپورٹ بغرض دعا ہدیہ قارئین ہے۔

جلسہ خلافت مٹیبوا (Mtibwa)

مورخہ 20/جون 2008ء بروز جمعۃ المبارک مٹیبوا جماعت میں جلسہ منعقد ہوا۔ دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم دیا گیا جس میں مقامی معلم صاحب نے جلسہ کی اہمیت اور غرض وغایت بیان کی۔ نماز جمعہ کے بعد جلسہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد پہلی تقریر خاکسار نے ''صد سالہ خلافت جوبلی'' کے عنوان پر کی۔ اس کے بعد ناصرات نے عربی قصیدہ پیش کیا۔

دوسری تقریر مقامی معلم صاحب نے ''خلافت جوبلی اور ہماری ذمہ داریاں'' کے عنوان پر کی۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ تمام حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا اور بچوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس جلسہ کی کل حاضری 65 رہی۔

جلسہ خلافت جماعت Mikisi

یہ جلسہ بھی 20/جون بروز جمعۃ المبارک منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خلافت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں اور خلافت کی اہمیت اور ضرورت اور خلافت احمدیہ کی صد سالہ تاریخ میں خدائی تائید کا بیان اور خلافت کی دوسری صدی میں ہماری ذمہ داریوں کے متعلق بتایا گیا۔ جلسہ میں 120 افراد نے شرکت کی جن میں 40 غیر از جماعت شامل تھے۔

جلسہ خلافت جماعت کلوسا

مورخہ 22/جون بروز اتوار کلوسا جماعت میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ یہ جماعت مورو گورو شہر سے 94 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جلسہ کے روز کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔

جلسہ کا آغاز صبح ساڑھے نو بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پہلی تقریر ''خلافت راشدہ'' کے موضوع پر ہوئی جو جامعہ احمدیہ کے طالبعلم نے کی۔ دوسری تقریر ''خلافت احمدیہ کے سو سال صداقت مسیح موعودؑ'' کے موضوع پر تھی۔ اس کے بعد گاؤں کے چیئرمین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

کھانے اور نمازوں کے وقفوں کے بعد دوسرا سیشن شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد کلوسا جماعت کے معلم صاحب نے ''خلافت کی دوسری صدی اور ہماری ذمہ داریاں'' کے عنوان پر تقریر کی۔ اس سیشن کی آخری تقریر ''خلفائے احمدیت کے ارشادات'' کے موضوع پر تھی جو مکرم معلم موسیٰ عمراری صاحب نے کی۔ اس کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ دعا کے ساتھ اس جلسہ کا اختتام ہوا۔

اس جلسہ کی حاضری 261 رہی جن میں 60 غیر از جماعت دوست شامل تھے۔

جلسہ خلافت مکیونی جماعت

مورخہ 22/جون 2008ء کو ہی ریجن کی ایک اور جماعت مکیونی میں جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز دوپہر ساڑھے بارہ بجے ہوا۔ یہ جلسہ سیکنڈری سکول کے صحن میں منعقد ہوا۔ مورو گورو شہر سے 6 افراد پر مشتمل ایک وفد جلسہ میں شرکت کے لئے پہنچا جن میں خاکسار کے ساتھ پرنسپل جامعہ احمدیہ مورو گورو اور بعض دیگر احباب شامل تھے۔ اس جلسہ میں چار تقاریر ہوئیں جن کا موضوع ''جلسہ کا مقصد، اطاعت خلافت، برکات خلافت اور صد سالہ احمدیہ خلافت'' تھا۔

اس جلسہ میں کل 172 افراد حاضر تھے جن میں 35 غیر از جماعت شامل تھے۔

جلسہ خلافت موالازی جماعت

یہ جلسہ مورخہ 29 جون منعقد کیا گیا۔ (Mawalazi) جماعت مورو گورو سے 50 کلومیٹر دور ہے۔ یہ ایک نئی جماعت ہے۔ جلسہ کا آغاز ساڑھے بارہ بجے ہوا۔ اور شام چار بجے تک جاری رہا۔ اس جلسہ میں 54 غیر از جماعت شامل تھے اور کل حاضری 120 رہی۔ تلاوت و نظم کے بعد خلافت راشدہ اور خلافت احمدیہ کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

جلسہ خلافت جماعت Kibuko

اس جماعت میں بھی 6/جولائی کو جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خلافت جوبلی کے حوالہ سے تقاریر ہوئیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ آخر پر مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ کل حاضری 110 رہی۔

جلسہ خلافت جماعت Kinole

13/جولائی 2008ء کو اس جماعت میں جلسہ خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد'' برکات خلافت، خلافت احمدیہ کے سو سال صداقت مسیح موعود کا نشان'' کے عناوین پر تقاریر ہوئیں۔ جلسہ کے اختتام پر سوال و جواب کی مجلس منعقد ہوئی۔ اس جلسہ کی کل حاضری 78 تھی۔

جلسہ خلافت جماعت Mkami

یہ جماعت مورو گورو شہر سے 55 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ جماعت ایک پہاڑی کے اوپر ہے اور یہاں جانے کے لئے کوئی سڑک نہیں۔ یہاں پہنچنے کے لئے راستہ پیدل طے کرنا ہوتا ہے۔ یہاں پر ہماری ایک بیت الذکر ہے۔ 19/جولائی کو یہاں بھی جلسہ خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خلافت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ جس کے بعد سوال و جواب کی مجلس منعقد ہوئی۔ اس جلسہ میں کل 151 مرد و زن شامل تھے۔

جلسہ خلافت افکارا جماعت

Ifakara کی جماعت مورو گورو سے 215 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ بیت الذکر اور معلم ہاؤس کے ساتھ ملحقہ حصہ کی صفائی وقار عمل کے ذریعہ کی گئی۔ ریڈیو کے ذریعہ جلسہ کا اعلان کروایا گیا۔ تمام احباب کو دعوت نامے دئے گئے۔ 19/جولائی کو یہ جلسہ ہوا۔ مورو گورو سے بھی خاکسار کے علاوہ مکرم کریم الدین شمس صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور مکرم شیخ داؤد احمد صاحب مربی سلسلہ شامل ہوئے۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز ساڑھے گیارہ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد سواحیلی نظم پیش ہوئی جس کے بعد تین تقاریر ہوئیں جن میں برکات خلافت، خلافت کی اہمیت و ضرورت اور نظام خلافت اور ہماری ذمہ داریاں کے عناوین پر روشنی ڈالی گئی۔ یہ تینوں تقاریر سواحیلی زبان میں تھیں۔

اس جلسہ میں سرکاری افسران کے علاوہ غیر احمدی علماء بھی شامل ہوئے جنہوں نے جماعت احمدیہ کی امن اور محبت کی تعلیمات کو سراہا اور شکریہ ادا کیا۔

خلافت جوبلی کے سلسلہ میں فٹبال کا ٹورنامنٹ بھی کروایا گیا۔ سرکاری ہسپتال اور ملحقہ علاقہ میں وقار عمل کے ذریعہ صفائی کروائی گئی جس کا بہت مثبت اثر ہوا۔

جلسہ سے ایک دن پہلے جمعہ کے روز باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی جس میں اس کی کامیابی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اس جلسہ میں کل 387 احباب شامل ہوئے جن میں ایک کثیر تعداد غیر از جماعت کی تھی۔

جلسہ خلافت جوبلی ڈُٹومی جماعت

یہ جماعت مورو گورو شہر سے ایک سو کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس جماعت میں مورخہ 25/جولائی بروز جمعۃ المبارک جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز نماز جمعہ کے بعد پونے دو بجے ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد تین تقاریر'' خلافت کی ضرورت اور اہمیت، دوسری صدی میں ہماری ذمہ داریاں'' کے عناوین پر ہوئیں۔ پانچ بجے دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں حاضرین کے مختلف سوالوں کے جوابات دئے گئے۔ کل 139/احباب نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ان جلسوں کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 3/اپریل 2009ء)

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

صحابیٔ رسولؐ

حضرت زاہر بن حرامؓ

حضرت زاہرؓ بن حرام کا تعلق بنو اشجع قبیلہ سے تھا۔ انہیں نبی کریمؐ کے ساتھ غزوہ بدر میں شرکت کی توفیق ملی۔

حضرت انسؓ اور حضرت سالمؓ بیان کرتے تھے کہ زاہر بن حرام صحابی رسولؐ صحراء کے رہنے والے تھے۔ وہ رسول کریم ﷺ کیلئے صحراء سے تحفے لیکر آیا کرتے تھے۔ جب وہ واپس گاؤں جانے لگتے تو نبی کریم ﷺ انہیں تحائف عطا فرما کر رخصت کرتے اور فرماتے زاہر ہمارا دیہاتی اور ہم اس کے شہری ہیں۔

ہر چند کہ زاہرؓ ایک بالکل سادہ اور ادنیٰ سی شکل کا آدمی تھا۔ رسول کریم ﷺ اس کی سادگی اور اخلاص کی وجہ سے اس سے بہت محبت کرتے تھے۔

ایک روز زاہرؓ اپنا سامان فروخت کرنے گاؤں سے شہر آئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی بجائے سیدھا گاؤں بازار سودا بیچنے چلے گئے۔ رسول کریم ﷺ کا ادھر سے گزر ہوا تو دیکھا کہ وہ منڈی میں اپنا سودا بیچ رہے ہیں۔ آپؐ نے اپنی محبت کے اظہار کیلئے پہلے تو زاہرؓ کو کندھوں کے پیچھے سے پکڑ کر چھپی ڈال لی پھر ان کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لئے۔ ان کا منہ دوسری طرف تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ نہیں سکے۔ اپنے دھیان میں ہی کہنے لگے، کون ہو مجھے چھوڑ دو! پھر جو گردن گھمائی تو دیکھا کہ رسول خدا ﷺ ہیں پہلے تو فرط محبت میں آپؐ کا ہاتھ چوما۔ پھر اپنے لاڈ اور پیار کا اظہار کرتے ہوئے خوشی سے اپنی پشت رسول اللہؐ کے سینہ سے ملنے لگے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کوئی ہے جو اس غلام کو خریدے؟ وہ کہنے لگے یا رسولؐ اللہ! پھر تو آپ مجھے بہت کم قیمت پائیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہیں نہیں تم کم قیمت نہیں۔ اللہ کے ہاں تمہاری بڑی قدر ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کے نزدیک تم بہت منافع پانے والے ہو''۔ نیز یہ بھی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا ''ہر شہری کا کوئی دیہاتی (رابطہ) ہوتا ہے اور آل محمد ﷺ کا دیہاتی زاہر بن حرام ہے''۔ زاہرؓ بعد میں کوفہ منتقل ہوگئے تھے۔

حوالہ جات:

☆ مسند احمد جلد 3 ص 161۔ مجمع الزوائد جلد 9 ص 368
☆ اصابہ جز 3 ص 2
☆ اسد الغابہ جلد 2 ص 192، جلد 3 ص 112
☆ استیعاب جلد 2 ص 88

☆......☆......☆

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم ملک طاہر احمد صاحب

کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کرنے والا بابرکت وجود۔ حضرت مصلح موعود

صرف قرآن کلام اللہ ہے اور اس کی حفاظت کا خدا تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے

حضرت مسیح موعود نے دین حق کی سربلندی ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے رحمت اور قربت کا نشان مانگا تھا۔ جس کے لئے آپ نے ہوشیار پور کے ایک مکان میں چالیس دن کے لئے شب و روز عبادت اور گریہ وزاری کی اور چالیس روز کے بعد اس چلہ کے اختتام پر یہ اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ مجھے ایک ایسے بیٹے سے نوازے گا جو اپنی غیر معمولی صفات کے ذریعہ سے دین حق کی ترقی و تمکنت اور سرفرازی کا باعث ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ چنانچہ آپ نے 20 فروری 1886ء کے ایک اشتہار میں اس عظیم الشان پیشگوئی کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔

یہ پیشگوئی حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی کے وجود باجود میں اس طرح پوری ہوئی ہے جس طرح آفتاب جب چڑھتے وقت اپنی گواہی وہ خود دیتا ہے کہ وہ آفتاب ہے اور کسی اور کی اسے گواہی کی ضرورت نہیں ہوتی اس پیشگوئی کے اس وقت صرف ایک پہلو کو لیتا ہوں۔

تا دین (۔) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو‘‘ اس میں سے بھی صرف اس پہلو کو کہ قرآن کریم کو آپ نے کس طرح کلام اللہ ثابت کیا ہے یعنی حضور نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ قرآن کریم نہ صرف یہ کہ کتاب اللہ ہے بلکہ کلام اللہ بھی ہے۔ آپ نے یہ دنیا کو بتایا کہ قرآن کریم کے اعراب بلکہ ہر حرف اور ہر لفظ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مضمون رسول کریمؐ کے دل میں ڈال دیا اور الفاظ ان کو خود بنانے پڑے حضور نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اتارا ہے وہ من وعن اسی طرح محفوظ چلا آ رہا ہے اور ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ کیونکہ ایک قادر ہستی ہے جس نے یہ ذکر اتارا ہے اور وہ اسی کی حفاظت کا ذمہ لے چکی ہے قرآن کریم میں ہے کہ ہم نے ہی اس ذکر کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ رہیں گے۔ (الحجر آیت:10)

تفسیر کبیر کی پہلی جلد کے دیباچہ میں آپ لکھتے ہیں

’’قرآن کریم ایک ہی کتاب ہے جو کلام اللہ کہلا سکتی ہے دوسری کتب خواہ الہامی بھی ہوں کلام اللہ نہیں کیونکہ ان میں انسانی کلام بھی شامل ہے۔ خالص کلام اللہ الف سے لے کر ی تک بسم اللہ سے لے کر والناس تک صرف قرآن کریم ہے یہ کتاب اس وقت سے کہ نازل ہوئی ہمارے زمانہ تک جوں کی توں ہے نہ ایک لفظ کم نہ ایک لفظ زیادہ۔ نہ کوئی حکم ناقابل عمل۔ نہ کوئی آیت منسوخ۔ ہر اک زبر زیر محفوظ ہر ایک حرکت و وقف بعینہ۔ پس اس کے سوا اور کوئی کتاب نہیں جسے اس تعیین کے ساتھ اپنے لئے مشعل راہ بنایا جا سکے کہ اس سے کوئی مشتبہ حکم نہ ملے گا.......... میں نے اس امید کے ساتھ اس کلام اللہ کی تفسیر لکھی ہے کہ جو لوگ عربی نہیں جانتے یا بدقسمتی سے اس کلام پر غور کرنے کا وقت نہیں پاتے یا جن کے دل میں یہ خواہش پیدا نہیں ہوتی انہیں کلام اللہ سمجھنے کا موقعہ مل جائے اور اس کی اندرونی خوبیوں سے وہ واقف ہو جائیں۔

حضرت مصلح موعود نے قرآن کریم کے انوار اور محاسن اپنی چھ تقاریر میں کچھ اس طرح سے بیان فرمائے ہیں جس کی نظیر نہیں ملتی۔ یہ چھ تقاریر حضور نے دسمبر 1928ء سے مسلسل پانچ سال ہر سال جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر کیں اور اس سلسلہ کی آخری اور چھٹی تقریر حضور نے جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 1936ء میں کی۔ یہ تقاریر فضل عمر فاؤنڈیشن نے ’’فضائل القرآن‘‘ کے نام سے شائع کی ہیں۔

جن احباب نے یہ تقاریر پڑھی ہیں وہ جانتے ہیں کہ حضور نے کس طرح کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر فرمایا ہے اور اس کے نتیجہ میں کس طرح دین حق کا شرف ظاہر ہوا ہے۔

حضور کی تقریر مورخہ 28 دسمبر 1931ء بر موقع جلسہ سالانہ قادیان کے کچھ حصہ کو پیش کیا جا رہا ہے جس میں حضور نے یہ ثابت فرمایا ہے کہ قرآن شریف نہ صرف کتاب اللہ ہے بلکہ کلام اللہ بھی ہے اور یہ ثبوت بھی قرآن کریم کی آیات سے ہی پیش کیا ہے۔

صرف قرآن کلام اللہ ہے

آپ فرماتے ہیں۔

میں اس مضمون پر پچھلے سال بیان کر رہا تھا کہ قرآن کریم نہ صرف اس لحاظ سے محفوظ ہے کہ کوئی انسانی ملاوٹ اس میں نہیں ہوئی بلکہ کوئی انسانی ملاوٹ اس میں ہو بھی نہیں سکتی۔ گویا قرآن کریم کو یہی فضیلت حاصل نہیں کہ باقی آسمانی کتابوں میں انسانی تصرف ہو چکا ہے مگر اس میں نہیں ہوا۔ بلکہ اس کی یہ بھی فضیلت ہے کہ دوسری کتابوں میں انسانی تصرف ممکن ہے مگر قرآن میں ممکن بھی نہیں۔ میں نے اس کے دو ثبوت پچھلے سال بیان کئے تھے اب میں تیسرا ثبوت اس امر کا کہ قرآن کریم میں تبدیلی نہیں ہو سکتی بیان کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ قرآن کریم کلام اللہ ہے اور کلام اللہ میں عقلاً انسانی تبدیلی ناممکن ہے۔ شاید اکثر لوگ حیران ہوں کہ کلام اللہ تو باقی کتابیں بھی ہیں۔ پھر قرآن کو یہ خصوصیت کس طرح حاصل ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو کتاب نازل ہوئی وہ بھی کلام اللہ تھی۔ اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دیگر انبیاء پر بھی خدا تعالیٰ کا کلام نازل ہوا۔ جب وہ بھی کلام اللہ ہے تو کیا وجہ ہے کہ ان میں تو نہ صرف تبدیلی ہو سکتی ہے بلکہ ہوئی اور قرآن میں نہ ہوئی بلکہ نہیں ہو سکتی ایک ہی چیز میں یہ فرق کیوں ہے؟

میں ابھی بتاؤں گا کہ یہ حیرت درحقیقت درست نہیں اور یہ قرآن کریم کی افضلیت کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے کہ یہ کلام اللہ ہے۔ اس وجہ سے قرآن نہ صرف غیر الہامی کتب سے افضل ہے یا الہامی کتب کی موجودہ شکل سے ممتاز ہے۔ بلکہ یہ اس کی ایسی فضیلت ہے کہ اس میں کبھی بھی کوئی کتاب اس کی شریک نہیں ہوئی۔.........قرآن کریم میں کلام اللہ کا لفظ تین جگہ استعمال ہوا ہے۔ اور تینوں جگہ قرآن کے متعلق ہی استعمال ہوا ہے۔ اور قرآن ہی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ کلام اللہ ہے۔

اول سورۃ توبہ رکوع اول میں آتا ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے رسول! اگر مشرکوں میں سے کوئی شخص تجھ سے پناہ مانگے تو تُو اسے پناہ دے۔.......... یہاں تک کہ تیری صحبت میں رہ کر وہ کلام اللہ سن لے ثم ابلغه مامنه پھر اسے امن کی جگہ پہنچا دو۔.......... یہ اس لئے حکم دیا گیا ہے کہ وہ قوم دین کا علم نہیں رکھتی اور جب تک علم دین حاصل نہ کرے گی کس طرح دین سیکھ سکے گی۔ گو کفار کے ساتھ لڑائی ہے۔ وہ تم سے جنگ کر رہے ہیں اور جنگ کی حالت میں غیر کو مارنے کا تمہیں حق حاصل ہے لیکن چونکہ تم مذہبی پیشوا ہو۔ اس لئے ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ حکومتوں کے دستور کے خلاف اگر کوئی غیر قوم کا فرد تمہارے پاس آئے اور کلام اللہ سننا چاہے۔ تو اسے سناؤ۔ اگر وہ نہ مانے اور واپس جانا چاہے تو اسے واپس پہنچا دو اسے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ دوسری جگہ آتا ہے (۔) فرمایا (۔) کیا تم اس بات کی امید رکھتے ہو کہ وہ تمہاری باتیں مان لیں گے۔ بعض صحابہؓ سمجھتے تھے کہ یہود ہماری باتیں مان لیں گے۔ ان کے ساتھ مسلمانوں کی دوستیاں تھیں۔ تعلقات تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا تمہاری ایسی دوستی ہے کہ وہ تمہاری بات مان لیں گے حالانکہ ان میں سے ایک جماعت آتی ہے۔ قرآن سنتی ہے.......... اس کا مفہوم سمجھنے کے بعد اور بات بنا لیتی ہے۔ جو جھوٹ ہوتی ہے۔ حالانکہ وہ لوگ جانتے ہیں کہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ جب قرآن کے متعلق ان کا یہ حال ہے۔ تو تمہاری باتیں کہاں مان سکتے ہیں۔

بعض نے یہاں کلام اللہ سے تورات مراد لی ہے مگر رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں کون سے ایسے یہودی علماء تھے کہ جن کی تحریف کوئی اثر رکھتی تھی۔ معمولی درجہ کے لوگ تھے۔ اگر کوئی سردار تھا تو محلّہ کے سردار سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا تھا۔ اس لئے مدینہ کے یہود کو خیال بھی نہیں آ سکتا تھا کہ اگر وہ تورات کو بدل کر پیش کریں گے تو لوگ مان لیں گے۔ وہ یہی کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ کی صحبت میں آتے۔ قرآن کریم سنتے اور پھر بالکل جھوٹی باتیں جا کر بیان کرتے.......... اس بات کا ثبوت کہ یہ انہی کے متعلق ہے یہ ہے کہ اگلی آیت میں آتا ہے۔ (۔) وہ مسلمانوں کے پاس آ کر کہتے ہیں ہم تو ایمان لے آئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحریف کرنے والے بھی رسول کریم ﷺ کے زمانہ کے لوگ تھے جو قرآن سن کر دوسروں کے سامنے جھوٹ بولتے اور کہتے کہ اس نے یوں کہا ہے۔ ووں کہا ہے۔ پھر اس جگہ فرماتا ہے.......... کلام اللہ سنتے ہیں۔ مگر یہودی کوئی کتاب نہیں سنتے تھے بلکہ پڑھتے تھے اور اس میں فقرے داخل کرنے والا سن کر نہیں بلکہ پڑھ کر داخل کر سکتا ہے۔ اگر بائبل مراد ہوتی تو یقرء ون آتا۔ کیونکہ بائبل تو وہ لوگ پڑھا کرتے تھے۔ پس یہاں تورات کا نہیں بلکہ قرآن کا ذکر ہے اور مراد یہ ہے کہ مسلمانوں سے سن کر اور سمجھ کر ایسے رنگ میں بیان کرتے ہیں کہ لوگ مخالفت میں بڑھیں۔

تیسری آیت سورۃ فتح رکوع 2 کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۔) فرمایا۔ وہ لوگ جن کو پیچھے چھوڑا گیا ہے۔ جب تم جنگ کو جاتے ہو اور وہ سمجھتے ہیں کہ فتوحات حاصل ہوں گی اور غنیمتیں ملیں گی۔ تو کہتے ہیں۔ ہمیں بھی ساتھ لے چلو وہ چاہتے ہیں کہ اس طرح خدا کے کلام کو بدل دیں۔ اگر تم ان کو ساتھ لے جاؤ گے تو وہ کہیں گے دیکھو انہوں نے خدا کے کلام کو بدل دیا ہے۔ جس میں کہا گیا تھا کہ یہ نہیں جائیں گے اور اگر نہ لے جاؤ گے تو کہیں گے یہ حریص ہیں۔ سب

کچھ خود ہی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

غرض قرآن میں کلام اللہ کا لفظ تین جگہ آیا ہے اور تینوں جگہ قرآن کریم کے متعلق ہی استعمال ہوا ہے۔ کسی اور کتاب کے متعلق نہیں۔ اس لئے عقلاً یہی کہا جائے گا کہ قرآن ہی کلام اللہ ہے اور ہمارا کوئی حق نہیں کہ ہم بلا دلیل یہ خیال کریں کہ قرآن کریم کے سوا کوئی اور آسمانی کتاب بھی کلام اللہ کے نام کی مستحق ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا نام کلام اللہ نہیں رکھا گیا۔ پھر اس کو ہم کلام اللہ کیسے کہہ سکتے ہیں۔ خصوصاً جب کہ میں آئندہ ثابت کروں گا کہ تاریخاً بھی ان میں سے کوئی کتاب کلام اللہ نہیں۔

قرآن کریم میں انبیاء کو کلمہ کہا گیا ہے۔ الہامات کو کلمات کہا گیا ہے۔ بلکہ کلمات اللہ بھی کہا گیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ............ موسیٰؑ سے خدا نے خوب اچھی طرح کلام کیا۔ لیکن باوجود اس کے حضرت موسیٰؑ کی کتاب جس کا بہت سی جگہ قرآن کریم میں ذکر آیا ہے۔ اسے کلام اللہ نہیں کہا گیا۔ جیسا کہ فرمایا............ یعنی وہ لوگ جن کو کتاب اللہ دی گئی تھی انہوں نے اسے اپنی پیٹھوں کے پیچھے ڈال دیا گویا کہ انہیں علم ہی نہیں۔ پس صاف معلوم ہوتا ہے کہ کتاب اللہ اور کلام اللہ میں فرق ہے۔ کتاب اللہ ہر اس کتاب کو جس میں خدا کی باتیں ہوں کہا جا سکتا ہے۔ لیکن کلام اللہ ہر ایک کو نہیں کہا جا سکتا۔ دوسری الہامی کتابوں کو کتاب اللہ کہا گیا ہے اور کتاب اللہ کا لفظ قرآن کے متعلق بھی موجود ہے مگر دوسرا لفظ کلام اللہ صرف قرآن کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ کسی اور کے لئے نہیں۔ یہ فرق ہے اور یہ بغیر حکمت کے نہیں۔

وحی الٰہی کی مختلف اقسام

اس فرق کو سمجھنے کے لئے یاد رکھنا چاہئے کہ انبیاء کی وحی کئی قسم کی ہوتی ہے۔ (1) ایک وہ وحی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں کانوں میں پڑتی ہے اور زبان پر جاری ہوتی ہے۔ مثلاً خدا تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کو سنایا۔ الحمد للہ............ یہ الفاظ کان میں آواز کے طور پر پڑے اور زبان پر جاری ہوئے۔ اس آیت کا ا، ل، ح، م، د اور ان کے اعراب سب خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے ہیں۔ یہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے ایک مضمون رسول کریم ﷺ کے دل میں ڈال دیا۔ بلکہ ہر حرف اور ہر لفظ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے۔ یہ وحی سب انبیاء پر نازل ہوئی۔

(2) دوسری وحی رویا اور کشوف ہیں۔ یہ الفاظ میں نہیں بلکہ نظاروں میں ہوتی ہے۔ مثلاً رسول کریم ﷺ جب احد کی جنگ میں تشریف لے جانے لگے۔ تو آپؐ نے دیکھا کہ آپؐ کی تلوار کی دھار ٹوٹ گئی ہے اور دیکھا کہ ایک گائے ذبح کی جا رہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ تلوار کی شکستگی سے مراد فتح ہے جو مشتبہ ہوگی اور گائے کے ذبح ہونے سے مراد یہ ہے کہ کچھ احباب شہید ہوں گئے۔ یہ وحی بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی مگر فرق یہ ہے کہ پہلی وحی الفاظ میں تھی اور یہ نظارہ میں ہے اور نظارہ بیان کرتے وقت اپنے الفاظ بیان کرنے پڑتے ہیں۔ بالکل ممکن ہے کہ اس بیان میں کچھ اونچ نیچ ہو جائے۔

(3) تیسری وحی خفی ہوتی ہے جو الفاظ میں نازل نہیں ہوتی۔ نہ نظارہ دکھایا جاتا ہے بلکہ تفہیم اور انکشاف کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ دل میں ایک خیال پیدا ہوتا ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی دل میں ڈالا جاتا ہے کہ یہ تمہارا خیال نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ڈالا گیا ہے اور الفاظ اس کو خود بنانے پڑتے ہیں۔ یہ سب سے ادنیٰ درجہ کی وحی ہے۔ اس سے بڑھ کر رؤیا اور کشف کی وحی ہوتی ہے۔ مگر اس میں تاویل کی ضرورت ہوتی ہے اور تاویل میں غلطی کا احتمال ہوتا ہے۔ لیکن پہلی وحی جو الفاظ میں ہوتی ہے اس میں غلطی کا کوئی احتمال نہیں ہوتا۔ یہ سب سے اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے۔

اب اگر ایک نبی اپنی تمام وحی کو ایک کتاب میں جمع کر دے جس میں وحی کلام بھی ہو اور وحی کشف و رویا بھی ہو اور وحی خفی بھی نبی کے اپنے الفاظ میں ہو تو اسے ہم کتاب اللہ تو کہہ سکتے ہیں۔ لیکن ہم اسے کلام اللہ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ وہ سب کی سب کلام اللہ نہیں بلکہ اس میں ایک حد تک کلام بشر بھی ہے گو مضمون سب کا سب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس وجہ سے وہ کتاب، کتاب اللہ ہے۔

اب اس فرق کو مدنظر رکھ کر دیکھ لو۔ دنیا کی کوئی کتاب خواہ کسی قوم کی ہو اور کس قدر ہی شدومد کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کی جاتی ہو کلام اللہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ایک بھی ایسی کتاب نہیں نہ موجودہ صورت میں اور نہ اس صورت میں جس طرح کسی نبی نے دی تھی کہ اس کے تمام کے تمام الفاظ خدا تعالیٰ کے ہوں۔ اس میں بعض الفاظ خدا تعالیٰ کے ہوں گے بعض نظارے ہوں گے اور بعض مفہوم بیان کئے گئے ہوں گے......

رسول کریمؐ کی فضیلت

یہ فضیلت صرف رسول کریم ﷺ کو ہی حاصل ہے کہ ساری کی ساری شریعت آپؐ کو وحی کے الفاظ میں عطا ہوئی۔ باقی سب انبیاء کی کتب میں کچھ کلام الٰہی تھا۔ کچھ نظارے تھے اور کچھ مفہوم جسے انہوں نے اپنے الفاظ میں بیان کیا۔ اگر وہ نظاروں اور مفہوم کے حصہ کو علیحدہ کر دیتے تو ان کی کتابیں نامکمل ہو جاتیں کیونکہ ان کا سارا دین کلام اللہ میں محصور نہیں۔ کچھ رویا اور کشوف ہیں اور کچھ وحی خفی کے ذریعہ سے تھا۔ اگر وہ کلام اللہ کو الگ کرتے۔ تو ان کا دین ناقص رہ جاتا۔ برخلاف اس کے قرآن کریم میں سب دین آ گیا ہے اور کلام اللہ میں ہی سب دین محصور ہے۔ پس قرآن کے سوا اور کسی نبی کی کتاب کا نام کلام اللہ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ نام صرف قرآن کریم کا ہی ہے۔

حفاظت قرآن کی وجہ

اصل بات یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو اکمل بنانا تھا اسلام کو اکمل دین اور قرآن کو آخری کلام بنانا تھا اس لئے ضروری تھا کہ اسے ایسا محفوظ بناتا کہ کوئی مطلب فوت نہ ہو اور اس کی ایک ہی صورت تھی اور وہ یہ کہ عالم الغیب خدا کے الفاظ میں سب کچھ بیان ہو۔ رویا اور کشوف میں جھگڑے اور اختلاف پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے شریعت اسلامیہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے الفاظ میں اتار کر اس کا نام کلام اللہ رکھا اور کہہ دیا کہ اس کے سب الفاظ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کے سوا اور کوئی ایسی کتاب نہیں جس کے الفاظ سے نئے نئے مضامین نکلتے چلے آئیں۔ صرف قرآن کریم ہی وہ کتاب ہے جس کے مطالب کبھی ختم نہیں ہوتے۔ رات دن قرآن کریم کو پڑھو۔ قرآن کے حقائق کبھی ختم نہ ہوں گے۔ اس کی حکمتیں نکلتی چلی آتی ہیں اور ہر لفظ پُر حکمت معلوم ہوتا ہے۔ پرانے زمانہ کی کہانیوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک تھیلی ہوتی تھی جس میں سے ہر قسم کے کھانے نکلتے آتے تھے۔ مگر یہ تو وہمی اور خیالی بات تھی۔ قرآن کریم واقع میں ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ اس کی جگہ دوسری کتب میں یہ بات نہیں۔ مثلاً مسیحی وغیرہ خود اقرار کرتے ہیں کہ اصل عبارتوں میں غلطیاں ہو گئی ہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ پہلے انبیاء پر کلام اللہ نازل نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ یہ ہے کہ ان کا سب دین اور سب کتاب کلام اللہ میں محصور نہ ہوتے تھے۔..........

یہ امر کہ قرآن کریم کے کلام اللہ ہونے کا اثر اس کے تبدیل نہ ہونے پر خاص طور پر پڑا ہے مخالفوں تک نے تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ سر ولیم میور لکھتا ہے۔

قرآن کریم کے محفوظ رہنے کی یہ بھی گارنٹی ہے کہ ہر مسلمان کے دل میں یہ بات نقش تھی کہ قرآن کا ہر شوشہ اور ہر لفظ خدا کی طرف سے ہے۔

دوسرا فائدہ کلام اللہ کے اس طرح جمع کرنے کا یہ ہوا کہ اس میں تاریخ اور تفہیم آ ہی نہیں سکتی۔ مثلاً قرآن میں یہ نہیں لکھا۔ کہ میں فلاں جگہ گیا اور وہاں یہ الہام ہوا۔ بلکہ اس کی عبارت اس طرح چلتی ہے کہ ہر لفظ بتاتا ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اس لئے بندہ اس میں کوئی اور کلام داخل ہی نہیں کر سکتا اور اگر کرے تو بالکل بے جوڑ معلوم ہوگا۔ لیکن پہلی کتب میں چونکہ تفہیم بھی درج تھی اس لئے کسی کا تفہیم کو درج کرنا غلطی کو ظاہر نہیں ہونے دیتا تھا۔

غرض قرآن کریم کلام اللہ کے نام میں منفرد ہے۔ جس طرح کعبہ بیت اللہ کے نام میں دوسرے بیوت سے منفرد ہے۔ خدا تعالیٰ نے خانہ کعبہ کو بیت اللہ قرار دیا ہے اور قرآن کو کلام قرار دیا ہے۔ کعبہ کو بھی یہ نام اس لئے دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم سے بنوایا تھا۔ اگر دوسرے مقامات کو بھی خدا تعالیٰ بنواتا تو وہ منسوخ نہ ہوتے۔ چونکہ دوسرے گھروں نے منسوخ ہونا تھا اس لئے انہیں یہ نام نہ دیا گیا۔ اسی طرح قرآن کریم نے بھی چونکہ ہمیشہ قائم رہنا تھا۔ اسے بھی کلام اللہ کی صورت میں نازل کیا گیا اور اسے یہ نام دیا گیا تا کوئی اپنا کلام اس میں داخل نہ کر سکے۔

(فضائل القرآن ص 178 تا 187)

عاجزی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کینیڈا پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے 3 جولائی 2004ء کو فرمایا:۔

پھر عاجزی کا وصف ہے جو بہت بڑا وصف ہے۔ اگر انسان اس پر نظر رکھے اور ہمیشہ یہ احساس رہے کہ مَیں تو کچھ چیز نہیں۔ بڑائی کا احساس تو مقابلہ کی چیز ہے یعنی نسبتی مقابلہ۔ اگر ہم اپنی نظر ذرا وسیع کریں اور ان نسبتوں سے آگے جا کر بھی دیکھیں جو ہمیں سامنے نظر آتی ہیں تو بڑائی کا احساس، اپنے کچھ ہونے کا احساس خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ ایک پیسے والی عورت مالی لحاظ سے اپنے سے کم عورت کو اگر تحقیر کی نظر سے دیکھتی ہے یا کم نظر سے دیکھتی ہے یا اس کو اپنے سے کمتر سمجھتی ہے اور اس کو دیکھ کرناک بھوں چڑھاتی ہے، پسند نہیں کرتی کہ اس کے پاس بیٹھے، تو پھر جب اس کے ساتھ بھی یہی سلوک ہو رہا ہو اُسے اس وقت حوصلہ دکھانا چاہئے۔ معاشی لحاظ سے اس سے بہتر عورت اگر اس سے یہی سلوک کر رہی ہو پھر بھی حوصلہ دکھائیں۔ ایک عورت کو اس وقت جو تکلیف کا احساس ہوتا ہے جب اس کے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہو، کوئی اس کو کم نظر سے دیکھ رہا ہو، تو وہی احساس پھر آپ کو دوسرے کے لئے بھی کرنا چاہئے۔ یہ احساس آپ کے دل میں دوسروں کے لئے بھی پیدا ہونا چاہئے اور یہ احساس رہنا چاہئے کہ یہ دنیا کی چیزیں تو عارضی چیزیں ہیں، آنی جانی چیزیں ہیں۔ نہ خاندانی وجاہت پر فخر کرنے کی ضرورت ہے، نہ اولاد پر فخر کرنے کی ضرورت ہے، نہ مالی لحاظ سے بہتر ہونے پر فخر کرنے کی ضرورت ہے، نہ علم میں زیادہ ہونے پر فخر کرنے کی ضرورت ہے۔ اور پھر دین کے معاملے میں تو یہ بالکل ہی ناجائز ہے کہ کوئی کہے کہ مَیں زیادہ عبادت گزار یا زیادہ نیک ہوں۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی عاجز رہیں۔ یہی آپ کی بڑائی ہے اور ہمیشہ عاجز بنی رہیں۔ یہ عاجزی اپنی نسلوں میں بھی پیدا کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود کو ماننے والوں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی عاجزی کو بہت پسند فرمایا تھا۔ اور الہاماً فرمایا تھا کہ تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 23 ستمبر 2005ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ا۔ب۔ایاز

مغربی معاشرے میں احمدی عورت کا کردار

اپنے نیک نمونہ وکردار اور دعاؤں کے ساتھ بچوں کی نیک تربیت کریں

(قسط اول)

عورت کو صنف نازک کا نام بھی دیا جاتا ہے اور پھر وہی عورت وقت آنے پر میدان جنگ میں بھی کام کرتی نظر آتی ہے، مرد کو حوصلہ اور ہمت دلا کر جنگی محاذوں پر بھجوانا اور خود تن تنہا بچوں کی دیکھ بھال خاوند کی عزت وتکریم کا خیال رکھتے ہوئے گھر کو ہر طرح سنبھالنا بھی عورت کے ذمہ آتا ہے گویا قدرت نے عورت کے وجود میں بڑی بڑی قربانیوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کی صلاحیت ودیعت کر رکھی ہے۔

ہمیں اپنے محسن اعظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر دل میں لاکھوں مرتبہ درود وسلام بھیجتے رہنا چاہئے جنہوں نے لڑکیوں کو زندہ درگور ہونے سے منع فرما کر اور عورت کو ایک باعزت مقام دے کر دنیا کی ترقی کی دوڑ میں لاکر صف اول میں لاکھڑا کیا ہے۔ قدرت نے اس نازک اندام ہستی کو نہ صرف بچے پیدا کرنے کے لئے تخلیق کیا ہے بلکہ ایسی قوت اور طاقت دی ہے کہ جن مشکلات سے گزر کر وہ ایک بچے کو جنم دیتی ہے اور 9 ماہ کا تکلیف دہ زمانہ گزارتی ہے۔ وہاں اس کی زندگی کے اطوار اور ادوار بھی بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔ خاص طور پر آجکل کے جو بدلتے ہوئے حالات، مادیت پرستی میں زمانہ تیزی سے آگے نکل رہا ہے ہمیں پھونک پھونک کر قدم رکھنا ہے۔

بعض اعتراضات کے جوابات دیتے ہوئے 1986ء میں جلسہ سالانہ برطانیہ سے خطاب کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا کہ (-) پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس نے عورت کو آزادی نہیں دی اور دین حق میں عورت کے حقوق قائم نہیں کئے گئے اس اعتراض کا رد کرتے ہوئے حضور نے فرمایا یہ تہذیبیں عورت کی آزادی کی علمبردار ہیں اور (-) پر طعنہ زنی کر رہی ہیں۔ انہوں نے عورت پر اس قدر مظالم ڈھائے ہیں جو بیان سے باہر ہیں۔ عرب لوگوں کی تہذیب میں عورت کو حیوانات سے بھی بدتر سمجھا جاتا تھا اور اسے زندہ درگور کر دیا جاتا تھا اسے صرف ہوا وہوس کے پورا کرنے کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا اور اس کو کسی قسم کے حقوق نہیں دیئے جاتے تھے۔ اسی طرح مغرب کی تہذیب میں بھی عورت کو کسی قسم کے حقوق حاصل نہیں تھے۔ عورت کو بیوہ ہو جانے کے بعد اولاد پر کوئی حق نہ دیا جاتا تھا۔ عورت کو بے حیائی کے نتیجہ میں سخت سزائیں دی جاتی تھیں لیکن اس کے بالمقابل (-) نے عورت کے حقوق کی مکمل حفاظت کی ہے اور تمام انسانی تہذیب میں صرف ایک مرد ہے یعنی ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ جنہوں نے عورت کی آزادی کی تحریک باقی تمام تحریکات عورتوں کی طرف سے چلائی گئی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مزید فرمایا تمام ادیان میں (-) کے سوا ایک بھی مذہب ایسا نہیں ہے جس نے عورت کو ماضی کے مظالم سے نجات دلائی ہو۔ یہودیت، عیسائیت، بدھ ازم، کنفیوشس ازم کوئی بھی مذہب ایسا نہیں جس نے عورت کو مرد کے ساتھ برابری کا حق دیا ہو، صرف (-) ہی ایسا دین ہے جس نے جبلی اور فطرتی فرق کے علاوہ ہر پہلو سے مرد اور عورت کو برابری کا حق دیا ہے، حضور نے فرمایا آجکل جو عورت کی آزادی کی تحریکات ہیں اور عورت کو آزادی کی بجائے بے حیائی کی طرف لے جا رہی ہیں ان کے نتیجہ میں بداثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس کے برعکس (-) نے جو پابندیاں عائد کی ہیں وہ عائلی زندگی کو جنت بنانے کے لئے اور عورت کے تحفظ کے لئے ہیں اور وہ پابندیاں عورت کی امن وسلامتی کے لئے اس کی ضمانت ہیں۔

حضرت سیدہ چھوٹی آپا مریم صدیقہ صاحبہ نے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ ”جو بہن بھی اس اجتماع میں نمائندگی کر رہی ہے اس کا فرض ہوگا کہ وہ جو کچھ یہاں سے سیکھے اور حاصل کرے وہ جا کر دوسروں کو بھی سکھائے، ہر امتحان کے لئے ایک معیار ہوتا ہے۔ آپ اپنے معیار کو بلند رکھیں اور سوچیں کہ ہمارا معیار کن دینی خدمات اور قربانیوں کا متقاضی ہے۔ مزید آپ نے فرمایا کہ ہماری زندگیوں میں ایک تو روحانی انقلاب برپا ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ (-) پس آپ کو چاہئے کہ آپ آنحضرت ﷺ کو دیکھیں اور اپنانے کا تہیہ کرلیں کیونکہ آنحضرت ﷺ سے محبت کر کے ہی خدا سے محبت اور توجہ حاصل ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان سے لوگوں کو بتایا کہ:

میری نماز، میری قربانیاں اور میری تمام زندگی رب العالمین کے لئے ہی ہے تو پھر ہمارا دائرہ عمل بھی یہی ہونا چاہئے۔ حضرت سیدہ موصوفہ نے فرمایا کہ آپ حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کا نمونہ اپنائیں جن کا مقصد ہی یہ ہے کہ لوگ راہ راست پر آئیں اور وہ معاشرہ قائم ہو جو آج سے چودہ سو سال پہلے قائم ہوا تھا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضرت چھوٹی آپا جان نے مزید فرمایا کہ آپ حضرت مسیح موعود کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے نفسوں کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ کیا ہم اپنے معیار کے مطابق قربانیوں میں حصہ لے رہی ہیں، اپنی سستیوں کو دور کریں، دینی مجالس اور اجلاسوں میں باقاعدہ حاضر ہوں ہمارے اجلاسوں کی حاضری خواہ ہم شہروں میں ہوں یا دیہات میں سو فیصد ہونی چاہئے۔ آپ نے مزید فرمایا ہمارے اندر بہترین اخلاق نمایاں ہونے چاہئیں۔ بد اخلاقی کی کوئی بو ہم میں نہیں ہونی چاہئے پس آپ صرف اپنی زبان سے ہی نہیں بلکہ اپنے اخلاق سے اور عمل سے داعی الی اللہ بننے کی کوشش کریں۔ ایک احمدی عورت جو پہلے بچی تھی اگر اس کی صحیح تربیت ہو تو اعلیٰ نمونہ اور کردار ادا کر سکتی ہے اس لئے تربیت کے چند پہلو جو مغربی ممالک میں آکر سبھی والدین کو پریشان کر رہے ہیں اور اپنے بچوں کی تربیت کرنا بڑا مشکل امر بن گیا ہے لیکن اگر ہم اپنی چند کمزوریوں اور غفلتوں کو ہمہ وقت پیش نظر رکھیں اور ان پر عملدرآمد کریں تو میری بہنو! یہ کام آسان ہو سکتا ہے ایک اصول یہ بھی جان لیں کہ اگر انسان اپنی غلطی کو مان لے تو میرا تجربہ ہے کہ خدا کے فضل سے اس کی اصلاح کی طرف بھی توجہ ہوگی۔

آپ اپنے اردگرد نگاہ دوڑا کر مندرجہ ذیل خامیوں پر نظر تو ڈالیں!!

1۔ دین سے غفلت اور بے تعلقی اور اس سے پیدا ہونے والی بے راہ روی

2۔ ذرائع ابلاغ اور ان کا بے دریغ، بے ربط اور بے موقع استعمال

3۔ ویڈیو کلچر

4۔ ٹیلیویژن اور اس کے متعدد چینلز

5۔ مغربی تمدن کی یلغار

6۔ باپ کے علاوہ ماں کا نوکری کرنا یا کاروبار کرنا (اگر دونوں بچوں کی تربیت سے غافل ہوں)

7۔ بچوں کے دوستوں اور کلاس فیلوز کا چال چلن اور حرکات وسکنات سے غافل ہونا۔

8۔ تعلیم وتربیت کی اہمیت کی کمی۔

9۔ سماجی رسومات کو ضرورت سے زیادہ اپنانا اور ان میں بھرپور شمولیت کرنا۔

10۔ لوگوں سے ضرورت سے زیادہ میل ملاپ۔

11۔ کھیل کود اور آوارہ گردی میں قیمتی وقت ضائع کرنا۔ والدین کا بچوں کی آوارگی کی بری عادت سے غافل رہنا۔

12۔ والدین کا پڑھائی کے سلسلہ میں اپنے بچوں سے بازپرس نہ کرنا۔

13۔ والدین کے ذہنوں میں پروفیشنل اور اعلیٰ تعلیم کا معیار کم ہونا اور اس کے برعکس بچوں کی تعلیم کے بغیر ان کو کاروبار کی طرف رغبت دلانا۔

اوپر کی چند باتیں نوٹ کرتے ہوئے والدین کا ذکر آیا ہے دراصل عورت اکیلی تو معاشرے میں تبدیلی نہیں لاسکتی مرد اور عورت گاڑی کے دو پہیے ہوتے ہیں اور ہمارے بچے ہماری زندگی کی متاع اور پراپرٹی ہوتے ہیں جنہیں ہم نے اپنے پیچھے چھوڑ کر جانا ہوتا ہے آجکل زمانے کے بدلتے ہوئے حالات، اعلیٰ اور نئی نئی ایجادات اور سہولیات نے بچوں اور والدین کے درمیان ایک خلیج بنا رکھی ہے یوں یہ کہنا بجا ہوگا کہ اختلافات کی وجہ سے والدین اپنے بچوں سے ہم آہنگ نہیں ہو پاتے تو بچے کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ ہمارے امی ابو آپ تو پرانے خیالات کے ہیں، پرانی رسم ورواج کے عادی ہیں ان سے اکثر مشورہ لینا یا بتانا بھی پسند نہیں کرتے کہ ماں باپ کو تو اس بات کا علم ہی نہیں اب زمانہ بدل گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ مگر خدارا اے احمدی عورت تو تو اس زمرے میں نہیں آتی۔ تجھے تو ایک درخشندہ ستارہ بن کر سنبھل سنبھل کر چلنا ہے اپنے دامن کو زمانے کی برائیوں اور غلاظتوں سے ہر آن بچانا ہوگا۔ گھر کو جس کی تو مالکہ بلکہ کوئین ہے جنت بنانا ہے جس کے لئے سب سے بڑا گُر ”ماں“ کا اپنا نمونہ ہوتا ہے، باپ تو صبح کا گھر سے گیا شام کو لوٹے گا۔ ماں ہی ہے یعنی عورت جو دن بھر ہر قسم کی باتیں دیکھتی، کرتی اور سوچتی ہے ہر قسم کے کام گھر کے بھی اور باہر کے بھی مغربی دنیا میں عورت کو ہی کرنے پڑتے ہیں جن کی وہ کبھی بھی عادی نہ تھی۔ اگرچہ مشرقی ماحول میں بھی آزادی نسواں اور تبدیلی حالات بہت ہی نمایاں نظر آنے لگا ہے تاہم مغرب میں تو اپنے آپ کو سنبھالنے کے لئے اللہ کی مدد کے بغیر یہ ممکن ہی نہیں۔ عورت کو نوکری بھی کرنا پڑتی ہے گھر کے مالی حالات سدھارنے کے لئے پھر دونوں کی آمدہ تنخواہ کا بھی صحیح استعمال عورت بچوں کو سکھاتی ہے۔ ماہانہ چندوں کی ادائیگی، صدقہ وخیرات، بیوت الذکر، فنڈ اور عید فنڈ فطرانہ وغیرہ یہ بھی تو دینی تعلیم کا حصہ ہیں جبھی تو کہتے ہیں کہ ماں کی گود بچے کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے۔ بیٹیاں بھی جو نیک ماں کی گود میں پل کر پروان چڑھیں گی اپنے گھروں کی رونق اور آئندہ نسل کی تعلیم یافتہ مائیں بن کر ملک وقوم کے لئے باعث فخر بن جاتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ کوئی چیز خریدتے وقت نمونہ کے طور پر تھوڑی سی دیکھ کر ہی خریدتے ہیں یا کھانے کے لئے پہلے اس کی رنگت اور پیش کرنے کا طریقہ دیکھ کر ہی بھوک تیز ہو جاتی ہے اسی طرح احمدیت کے جوشیلے نوجوان بچوں کو دیکھ کر ہی دنیا ان کی طرف کھنچی چلی آرہی ہے اور آئے گی۔ ضرورت صرف اور صرف ایسے نمونے جو دین حق اور احمدیت کی حقیقی تصویر ہوں تیار کرنے کی ہے یہ کام احمدی مائیں ہی کر سکتی ہیں جو آجکل کے موذی اور مہلک دور آزادی سے مقابلہ کرنے والی ہوں اور اپنے بچوں کو احمدی سپہ سالار تربیت یافتہ تیار کر کے دیں جس پر قوم وملک فخر کر سکے اور نیک عورتیں ایسی ہوں کہ آنے والی نسل کی راہنما اور لیڈر بنیں۔ قرآن کریم نے اپنے سب احکام میں اپنے سب اوامر ونواہی میں ہر دو مرد اور عورت کو مخاطب کیا ہے۔

قوموں کا انحصار بچوں پر ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے ہی بڑے ہو کر قوم کے ستون بننا ہوتا ہے اور قوم کا سارا بوجھ اٹھانا ہوتا ہے۔ اپنے دین، ملک وقوم کی حفاظت

انہیں کے ذمہ ہے اس لئے ہماری ذمہ داری اور بڑھ جاتی ہے کہ ہم اپنی اولادوں کو دینی اصولوں کے مطابق صحیح تربیت کریں۔ ان کے اخلاق کی نگہداشت کریں۔ ان کو بری مجالس سے بچائیں، ان کو نکما نہ بیٹھنے دیں ہر چھوٹا بڑا کام کرنے کی عادت ڈالیں تا کہ بڑے ہو کر ملک وقوم اور مذہب کی خاطر ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو سکیں اور کسی معمولی کام کو بھی عار نہ سمجھیں۔

پس عورت کی زندگی کے برخلاف مرد کی زندگی کے حالات اور ادوار مختلف ہیں اور بلحاظ بیوی اور بلحاظ ماں ہماری ذمہ داری بہت زیادہ ہے اگر عورت نے ان میں اپنی فرض شناسی سے کام لیا تو اس کا گھر اس دنیا میں ہی جنت بن جائے گا ورنہ ذرا سی غلطی اور کوتاہی سے یہی خوبصورت گھر جہنم کا نمونہ بن سکتا ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ اپنی زندگی کی عمارت خوبصورت ڈھانچے سے بنائیں جو اپنے مذہب اور قوم کی منہ بولتی آماجگاہ ہو۔ آمین

حدیث شریف میں آتا ہے دنیا کی بہترین پونجی نیک عورت ہے۔ رسول کریم ﷺ کے اس ارشاد گرامی میں نسائیت کے ان تمام حقوق کا مکمل تحفظ ہے جس کی خاطر عورت ایک مدت تک ظلم کی چکی میں پستی رہی بلکہ دین حق نے جو اصول اس طبقہ نسواں کے لئے پیش کئے اور تعلیم وتربیت کے جس اصول کو پیش نظر رکھا وہ یقیناً عورت کی مکمل ترقی کا ضامن ہے اگر دین نے ایک طرف تعلیم حاصل کرنے کے لئے مساوی حکم طلب العلم فریضۃ (-) دے کر کمال شفقت اور برابری کا سلوک فرمایا اور عورت کے لئے ترقی کا دروازہ کھول دیا تو دوسری طرف ان کو اخلاقی تعلیم دے کر مردوں کو یہ بھی بتایا کہ ان کی حالت آبگینوں کی طرح ہے جو ذرا سی ٹھیس سے چور چور ہو جاتے ہیں اور ان کے لئے فرمایا کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کرو تا کہ اخلاقیات کے تمام پہلو محفوظ رہیں۔ الغرض دین نے عورت کو ان تمام الزامات سے مبرا قرار دے کر ایک مقدس دینی معاشرے میں عورت کے حقوق اور فرائض کو واضح الفاظ میں بیان کر دیا۔ عورت کو مرد کے لئے اور مرد کو عورت کے لئے لازم وملزوم قرار دیا اور ان تمام تفرقات کو ختم کر کے رکھ دیا جس سے نسائیت کے حقوق تلف ہوں۔ دین نے عورت کو اپنے معاشرہ میں اس مقام پر پہنچایا جہاں وہ ایک عورت ہی نہیں بلکہ ماں، بہن اور بیوی اور بیٹی کے مقدس رشتوں کی صف میں آ جاتی ہے۔ یہی وہ رشتے ہیں جن کو اگر حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو انہیں ہی اس مقام کا روشن عکس نظر آتا ہے جو معاشرہ عورت کے مقام کو بلند رکھنے کے لئے دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔

جہاں یہ حقیقت ہے کہ دین حق نے عورت کو ایک بلند مقام عطا کیا ہے وہاں اس امر میں بھی کوئی شک نہیں کہ احمدی عورتوں نے بھی اس مقام کو خوب سمجھا اور قول وفعل کی ہم آہنگی سے عالم پر احمدی عورت کی ایک ایسی شاندار اور پُرشکوہ و باوقار تصویر ثبت کر دی جسے بقائے دوام حاصل ہے جو آئندہ آنے والی احمدی عورتوں کے لئے ایک حقیقی معیار اور بہترین نمونہ ہے جو مغربی دنیا میں قائم و دائم رہے گا۔ قریہ قریہ اور بستی بستی جا کر جاہل اجڈ اور اکھڑ عورتوں کی تربیت ایسے رنگ میں کی کہ ان کی گودوں میں پل کر جوان ہونے والے بچے بڑے ہو کر دنیا کے معلم، استاد اور سپہ سالار بنے، عالم دین بنے اور اب ایک عالم کو احمدیت کے جھنڈے تلے لا رہے ہیں کہتے ہیں نا کہ کسی بھی مرد کی ترقی کے پیچھے، عزت وشہرت کے پیچھے عورت کا ہاتھ ہوتا ہے یہ بالکل سچ ہے یہ انہی ماؤں کے بچے ہیں جو سالہا سال کے لئے اپنے بیوی بچوں کو بھی چھوڑ کر دعوت الی اللہ کے میدان میں جاتے ہیں جنہوں نے علم وفضل میں کمال حاصل کیا۔ شجاعت و جرأت دکھانے کا موقع آیا تو جام شہادت پی لیا مگر میدان سے نہ بھاگے۔ ان کی ماؤں، بہنوں اور بیویوں کے صبر ورضا کی مثالیں سنہری حروف سے لکھے جانی والی ہیں۔ ابتلاؤں کا زمانہ نہایت ہمت اور بردباری سے گزارا زہد وعبادت میں اپنی مثال آپ ہیں۔ اطاعت ومحبت رسول ﷺ اور قرآن پاک کی عاشق تھیں۔ قرآن کو پڑھنا اور سمجھنا ان کا شعار تھا جود وسخا ان کا شیوہ تھا غرضیکہ بیشمار ایسے اخلاق عالیہ کے نمونے انہوں نے چھوڑے جن کی چند جھلکیاں ہی پیش کرتی ہوں۔ مربی سلسلہ دعوت الی اللہ کے سفر پر جاتا ہے بچوں کو پتہ ہی نہیں کہ ان کا باپ کہاں گیا اور کب واپس آئے گا بچے جوان ہو گئے۔ واپسی پر باپ جو تانگے میں بیٹھا ہے اپنے بیٹے کے ساتھ جو سٹیشن سے لینے آیا تھا مگر اپنے باپ کو نہ پہچانتا تھا تانگہ بان سے کہتا ہے کہ کیا ہی اچھا ہوتا تم میرے بیٹے کو بھی ساتھ لے آتے؟ ایسے باپ کو جب پتہ چلتا ہے کہ یہ اسی کا اپنا نوجوان بیٹا ہے جس کو چھوڑ کر گیا تھا اور اب آج چودہ سال کے بعد واپس آ رہا ہے یہ تھے ہمارے خادم سلسلہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس اور ان کے بیٹے ڈاکٹر صلاح الدین مرحوم کی بات۔ یہ بھی ایک قربانی تھی اس کے علاوہ بیشمار قربانیاں کی ہیں اپنے عہدنامے کی تکمیل کی پوری پوری کوشش احمدی عورت کرتی ہے مالی قربانی بھی کسی اور عورت سے کم نہیں کرتیں بیوت کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر دل کھول کر چندہ دے رہی ہیں۔ بیت الفضل لندن اور ڈنمارک کی بیت بھی عورتوں کے چندہ سے بنی ہیں۔ عورتوں نے اپنی پسندیدہ اور قیمتی آرائشی زیور طلائی اور چاندی کے بھی نچھاور کر دیئے دل کھول کر چندہ دیا اور یہی بات ہے کہ آج بھی جب کبھی کسی بھی مدد کی ضرورت پڑتی ہے احمدی عورت تیار کھڑی نظر آتی ہے کشمیر کے محاذ پر جانے والوں کے لئے گرم اونی صدریاں ہزاروں کی تعداد میں سی کر تیار کی گئیں۔ سویٹر بن کر دیئے اور لحاف اور گرم کپڑے سی کر بنڈل بنا بنا کر پارسل بھجوائے گئے۔ آج ہیومینیٹی فرسٹ اور مریم شادی فنڈ کے لئے جو احمدی عورت کر رہی ہے یہ اس کا مثالی کردار ہی تو ہے جو آنے والی نسلیں یاد بھی کریں گی اور اس کو پایہ ثبات بھی دیں گی علمی میدان بھی اس کردار سے خالی نہیں کانفرنس میں جانا عورت کے کردار اور پردہ پر بحث، عورت کا کردار امن کی دوڑ میں ایسے ہی موضوعات ہیں جن میں ہماری بہنیں حصہ لیتیں اور اپنے علم سے دنیا کو ہاں مغربی دنیا کو بتاتی ہیں کہ پردہ میں رہتے ہوئے بھی ہم کسی سے کم نہیں بڑی قابلیت ہر علمی میدان میں احمدی عورت رکھتی ہے کیا ڈاکٹر، فلاسفر، مصنف اور مقرر سبھی علمی کارہائے نمایاں ادا کر سکتی ہیں۔ تحریک جدید کے تحت بھی سادگی اور کفایت شعاری کی طرف توجہ دلا کر اپنی آمد کو محدود کر کے اور قربانی کی روح پیدا کرنے کی تلقین کی جاتی ہے اسی کے تحت عورتیں بہت خوشی سے حصہ لیتی ہیں اور ہر سال پہلے سے بڑھا کر چندہ دیتی ہیں یہ وہ روح ہے جو ایک احمدی عورت میں راسخ ہو چکی ہے یہی بات جب وہ دعوت الی اللہ کرتے ہوئے نومبائع بہن کو بتاتی ہے تو وہ حیران بھی ہوتی ہے اور خوش بھی اور پھر اسی طرح بھرپور حصہ لینے کے لئے تیار ہو جاتی ہیں۔

مغربی ممالک میں رہ کر انسان اگر غور کرے تو بہت زیادہ سہولتوں اور ٹیکنالوجی کی وجہ سے جو فوائد اور آرام میسر ہیں ان سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ گھر بیٹھے کئی قسم کے آمد کے ذرائع بھی ہیں اور تعلیم حاصل کرنے کے بھی پرائیویٹ کورسز ہیں۔ آپ کو ان ممالک میں مردوں کے شانہ بشانہ چلنا ہوتا ہے مگر اپنے کردار کو ایک مثال بنا کر، پردہ کو پس پشت نہ ڈالیں بلکہ یہ جرأت اپنی بچیوں میں بھی ڈالیں کہ کوئی کسی قسم کی ہچکچاہٹ محسوس نہ کریں باپردہ لباس ہو بلکہ یہ سمجھائیں کہ اس پردہ میں تو ایک وقار ہے، عزت ہے اور آپ مائیں خود اس کا نمونہ بن کر دکھائیں۔ اس طرح سے ہم مخلوق خدا کی بھی خدمت کر سکتی ہیں اور انسانیت کا بھی حق ادا کر سکتی ہیں بلکہ مغربی ممالک میں تو مذہبی آزادی ہے اس معاشرہ میں عورت کا مقام ہے لحاظ ہے اور تعصب نہیں ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم احمدی عورتیں خود اپنا نمونہ اعلیٰ اخلاق کا پیش کریں کوئی اور آپ کو کچھ نہیں کہے گا۔ اپنے بچوں کو ہر اچھی اور بری بات کا بخوبی علم دیں نہایت پیار سے سمجھائیں مثلاً ٹی وی ہی دیکھنے کے لئے بعض اوقات بچے جھگڑ رہے ہوتے ہیں کہ میں نے فلاں پروگرام دیکھنا ہے۔ آپ اس کے ساتھ خود بیٹھ کر پروگرام دیکھیں اور اگر برا ہے تو اس کو نہ دیکھنے کی وجہ سمجھا دیں بلکہ اور کئی اچھے چینلز ہیں۔ آپ وہ لگا کر دیکھ لیں اور پھر بچوں کو اس کو دیکھنے کی اجازت دیں۔ MTA جو ہمارا اپنا ٹیلیویژن ہے اور اس پر 24 گھنٹے مسلسل ہمیں اتنی مفید اور معلوماتی، دینی اور علمی معلومات Q&A ایسے کہ آپ کسی بھی سوال کا جواب اپنی زبان میں خواہ ہندی، سرائیکی، انگلش اور اردو کے علاوہ بنگالی، عربی اور جرمن زبان میں سن سکتے ہیں اور اپنی معلومات اپنا علم اور سوالوں کے جواب پا کر پوری طرح سے روحانی مائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمیں اپنے بچوں کو اس مائدہ میں دلچسپی پیدا کرانے کی ضرورت ہے۔ آپ ایسا کر کے دیکھیں تو سہی بچوں کی دلچسپیاں ہی بدل جائیں گی۔ اخبار روزنامہ بھی دیکھیں اور ضرور دیکھیں۔ دنیا کے حالات اور حادثات سے باخبر رہنا ضروری ہوتا ہے مگر اس میں لکھے اخلاق خراب کرنے والے واقعات، تصاویر اور اشتہارات سے نظر بچا کر رکھئے یہی طریق کتابیں پڑھنے میں اپنائیں۔ آجکل کھیل، فلمیں اور کتابوں نے بچوں کو جنون کی حد تک اس میں مسحور اور محو کر رکھا ہے۔ یہ ماں ہی کا فرض ہے کہ ہر اچھی بات کو کوشش کر کے اپنے بچوں کو سکھائے اور ہر بری بات یا بری حرکت سے ان کو ہر ممکن کوشش کر کے بچائے اپنا ایک اصول بنا لیں کہ ہم نے صراط مستقیم پر چلنا ہے کسی بہکاوے میں نہیں آنا اس کے لئے بہترین چیز گھر میں نماز باجماعت ہے اور تلاوت قرآن پاک صبح کی نماز کے بعد کرنے کی اگر عادت پڑ جائے تو ہم بہت سی بری باتوں سے اور بری باتیں سننے اور کرنے سے خود بخود دور رہیں گے۔ ترجمے کی طرف بھی توجہ ہوتی رہے تو جو بات قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنے میں ہے اس کی کوئی اور مثال ہی نہیں ملتی۔ ساری مشکلوں کا حل اور سب احکام اور امر ونہی اور دنیا کی ساری معلومات اس اکمل واہم کتاب قرآن پاک میں موجود ہے پھر کیوں نہ ہم اس عظیم کتاب کا بار بار مطالعہ کریں اس کی تفسیر سمجھیں اور دوسروں کو سمجھائیں کہ جو باتیں تم آجکل سائنسدانوں کے بتانے پر ماننے لگے ہو جن آفات کا ذکر تم اب سن اور دیکھ رہے ہو یہ تو قرآن پاک نے نبیوں کو جھٹلانے والوں کا انجام چودہ سو سال قبل بتا دیا تھا۔ ایسا لطف آنے لگے گا کہ ہمارا دل ہی گوارا نہ کرے گا کہ ہم گھنٹوں ٹیلیویژن کے پروگرام جو بالکل فضول بھی ہوتے ہیں دیکھتے چلے جا رہے ہیں ہمیں اپنے وقت کو ضائع کرنے کا احساس ہونے لگے گا۔ جہاں میڈیا انسانی ذہنوں کو جلا بخشتا ہے وہاں فنا کے قریب بھی میڈیا ہی لاتا ہے فضول اور بیہودہ اشتہار دکھا کر اور تصاویر دکھا کر دل و دماغ کو برائیوں کی طرف اور دنیاوی رغبتوں اور دلچسپیوں میں ملوث کر کے خدا سے دور لے جاتا ہے اور پھر انسان خدا سے دور اور قرآن سے دور ہوتا چلا جاتا ہے جو کہ ہماری زندگیوں میں نور اور دائمی خوشی کے سامان اور سکون مہیا کرتا ہے اگر ان باتوں کو ہی ہم بھولنے لگے تو ہماری زندگیوں کا مقصد ہی ختم ہو کر رہ جائے گا سو! اے احمدی خاتون! اٹھو اور اس کا جواب ڈھونڈو یہ نمرودیت کا دور ہے، آپ کو لباس تقویٰ میں ملبوس ہو کر میدان عمل میں اترنا ہے اور دنیا کو بتانا ہے کہ احمدی عورت میں کیا کمی ہے جو اعتراضات کئے جاتے ہیں احمدی عورت تو ہر میدان میں سرگرم عمل نظر آتی ہے۔ صرف ہمت، حوصلے اور ذہنوں کو جلا دینے کی ضرورت ہے سب سے بڑی خوش قسمتی احمدی عورت کی یہ ہے کہ اس کو آسمانی مائدہ سے سیراب کرنے والا اللہ کا سب سے پیارا بندہ ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز موجود ہیں جن کی دعاؤں اور برکت سے ہم راہنمائی پاتے ہیں اور حضور ہمیں نئی نئی گائیڈ لائن اور تربیت کے طریقے اور تلقین فرماتے ہیں۔

☆……☆……☆

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم فصیح الدین احمد صاحب دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بچی عرصہ دراز سے اسہال اور اُلٹیوں کی وجہ سے بیمار ہے نیز بخار بھی ہوجاتا ہے ان دنوں فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو جلد از جلد شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

مکرم رفیع احمد صاحب رکشہ ڈرائیور محلّہ دارالعلوم جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ پر فالج کا حملہ ہوا تھا اور اس سے جسم کا کافی حصہ متاثر ہوا ہے۔بوجہ کمزوری کے چلنے پھرنے میں بہت دشواری محسوس ہوتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر سے نوازے اور شفاء کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

محترم مرزا محمد صدیق صاحب سابق امیر حلقہ ڈسکہ کی اہلیہ محترمہ نصرت جہاں صاحبہ مورخہ 28/اپریل 2009ء کو بعمر 68سال ڈسکہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں آپ کی میت ربوہ لائی گئی مورخہ 29/اپریل 2009ء کو محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بعد از تدفین مکرم منصور احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔مرحومہ نہایت نیک اور متقی تھیں اور لمبا عرصہ صدر لجنہ اماء اللہ ڈسکہ کلاں رہیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں جو سب خدا تعالیٰ کے فضل سے شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نصیر الدین انجم صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم کی پھوپھی محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب کاہلوں مرحوم ساکن گوٹھ چوہدری مبارک احمد صاحب نصرت آباد فارم ضلع میر پور خاص مورخہ 30/اپریل 2009ء کو بقضائے الٰہی پاگئیں۔مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔مورخہ 2 مئی کو ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔اسی روز بعد نماز عصر بیت مبارک میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم موصوف نے ہی دعا کروائی۔مرحومہ بے حد خوبیوں سے متصف تھیں۔ پابند صوم وصلوٰۃ ،متوکل و دعا گو اور نہایت غریب پرور تھیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم ان کو غریق رحمت کرے ان کی تمام نیکیاں ان کی اولاد میں زندہ رکھے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔آمین

والدین اور سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

انٹرمیڈیٹ اور بیچلرز کے بعد طلباء وطالبات مختلف پیشہ ورادارہ جات میں داخلہ کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی طالب علم/طالبہ کو اپنے مقصد میں کامیاب فرمائے۔ (آمین) پروفیشنل اداروں میں داخلہ کے لئے مندرجہ ذیل کاغذات کی ضرورت پڑے گی۔جس کے لئے قبل از وقت تیاری مکمل کرلی جائے تو بہتر ہوگا۔کم از کم ان کاغذات کی تیاری کرلی جائے جو اس وقت مکمل کئے جاسکتے ہیں اور کچھ کاغذات کی ضرورت انٹرمیڈیٹ اور بیچلرز کے رزلٹ کے بعد ہوگی۔

i۔میٹرک کے رزلٹ کارڈ/سند کی کم از کم 10 عدد فوٹو کاپی مع Attested

ii۔انٹرمیڈیٹ پارٹ ون رزلٹ کارڈ کی کم از کم 10 عدد فوٹو کاپی مع Attested

iii۔ پاسپورٹ سائز تصاویر 12 عدد (ان پر Attestation تصویر کی پشت پر کروائیں)

iv۔ڈومیسائل سرٹیفکیٹ ابھی سے بنوا لیا جائے کیونکہ اس کی ضرورت خاص طور پر حکومتی ادارہ جات میں پڑتی ہے اور کم از کم 10 عدد کاپیاں کروا کر Attested کروالی جائیں۔

v۔(ب)فارم کی بھی کاپیاں کروا کر Attested کروالی جائیں۔

تمام طلبہ ۔ والدین اور سیکرٹریان تعلیم سے درخواست ہے کہ مندرجہ بالا امور کی تیاری ابھی سے کر لی جائے تاکہ بعد میں کوئی مشکل نہ ہو تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ ان طلبہ کے لئے خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے نیک مقاصد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جماعت احمدیہ اور اپنے خاندانوں کے لئے نیک اور مفید وجود بنائے۔آمین (نظارت تعلیم)

حضرت مرزا محمد اشرف صاحب ۔ رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت مرزا محمد اشرف صاحب بلانوی یکم جنوری 1907ء سے صدر انجمن احمدیہ قادیان سے وابستہ ہوئے اور 1914ء سے 1922ء تک آڈیٹر اور 1922ء سے ریٹائرڈ ہونے تک محاسب کے عہدوں پر فائز رہے۔اس دوران میں آپ نے حسابی معاملات میں غیر معمولی مہارت سے صدر انجمن احمدیہ کے مالی نظام کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی ہر ممکن صورت اختیار کی۔آپ ہی کی تجویز سے انجمن میں پراویڈنٹ فنڈ کا سلسلہ شروع ہوا جس کے سرمایہ سے جماعت کے لئے نئی آمد ہونے لگی اور اسی سے بیت اقصیٰ سے متصل وہ عظیم الشان مکان خریدا گیا۔جس میں بعد کو صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر منتقل کئے گئے۔

ان خدمات کی بنا پر 14 مئی 1932ء کو ان کے اعزاز میں ایک الوداعی پارٹی دی گئی۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے الٰہی سلسلہ کے اوائل میں کام کرنے والوں کے بلند مقام اور مرزا محمد اشرف صاحب کی خدمات کو سراہتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

''آج کی تقریب جس کے لئے ہم سب یہاں جمع ہوئے ہیں اس لحاظ سے ایک نئے دور کا افتتاح ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے ابتدائی ایام سے ایک نظام کے ماتحت سلسلہ کا کام کیا ان میں سے کچھ لوگ ایام کارکردگی کو پورا کر کے سبکدوش ہو رہے ہیں۔ پہلا دور ان لوگوں کا تھا جنہوں نے ابتدائی ایام میں انفرادی جدوجہد میں حصہ لیا اور ایک ایک کر کے ہم سے جدا ہوتے گئے۔ اب یہ نیا دور شروع ہوا ہے ...... اس وقت ہمارا نظام اگرچہ بہت قلیل اور محدود ہے لیکن ایک وقت آئے گا جب دنیا کی ترقی کا انحصار اس پر ہوگا اور روحانی ترقیات کی طرح مادی ترقیات بھی احمدیت کے قبضہ میں ہوں گی۔ جس طرح بینک آف انگلینڈ میں ذرا سی کمزوری پیدا ہونے سے حکومتیں بدل جاتی ہیں۔ وزارتیں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ ایکسچینج میں تغیر ہو جاتا ہے۔ایک وقت آئے گا کہ اسی طرح بلکہ اس سے بہت زیادہ تغیرات ہوں گے جب سلسلہ احمدیہ کے بیت المال میں کسی قسم کا تغیر رونما ہوگا۔ بینک آف انگلینڈ کا اثر تو صرف ایک ملک پر ہے۔لیکن یہ دنیا کی ساری حکومتوں پر اثر انداز ہوگا اور اس وقت یہاں کے کارکنوں کا دنیوی معیار بھی اس قدر بلند ہوگا کہ حکومتوں کی وزارتوں کی ان کے سامنے کچھ حقیقت نہیں۔ یہ چیزیں ایک ایسے مستقبل کو پیش کر رہی ہے جسے مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنے احباب کی خدمات کی قیمت کا اندازہ کرنا چاہئے۔ دراصل ان کی خدمات کی قیمت وہ چند روپے نہیں جو بطور مشاہرہ دیئے جاتے ہیں بلکہ جماعت کا آئندہ شاندار مستقبل ہے اور اس کا اندازہ خدا تعالیٰ ہی لگا سکتا ہے۔ بندہ نہیں لگا سکتا اور جب یہ وقت آیا اس وقت ان کی خدمات کا اندازہ ہو سکے گا اور ان میں سے ہر ایک کام کرنے والا خواہ چپڑاسی ہو یا ناظر الا ماشاء اللہ اس عظیم الشان عمارت کی تعمیر میں حصہ لے رہا ہے......

پس جو بھی سلسلہ کے کاموں میں حصہ لیتا ہے وہ دراصل ایک عظیم الشان عمارت کی تعمیر میں کام کر رہا ہے اور اس کی مثال اس مونگے کی طرح ہے جو جزیرہ بناتے ہی اپنی جان ضائع کر دیتا ہے۔کورل آئی لینڈ کی تیاری میں ایک مونگا اپنی جان قربان کر دیتا ہے لیکن اسے کیا پتہ ہوتا ہے کہ اس کی قربانی کا نتیجہ کیا نکلنے والا ہے اس کی جان ضائع ہونے سے جزیرہ تیار ہوتا ہے۔ جس میں انسان بستے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث یا اس کے غضب کے مورد ہوتے ہیں۔ لیکن مونگے کو اس کا کوئی علم نہیں ہوتا کہ وہ ایک نئی دنیا پیدا کر رہا ہے اور اس طرح وہ خدا تعالیٰ کا بروز ہو جاتا ہے۔انبیاء بھی خدا تعالیٰ کے بروز ہوتے ہیں......

میرزا محمد اشرف نے بھی اس نظام میں کام کیا ہے اور اس میں کام کرنے والوں کی یہ ترقی نہیں کہ وہ مثلاً تیس روپیہ تنخواہ سے شروع ہو کر سو روپیہ پر پہنچ جائیں۔ یہ بھی بیشک ترقی ہے لیکن اصل چیز کے مقابلہ میں یہ بالکل ہیچ ہے۔ ہر کارکن خواہ وہ اپنی حیثیت کو سمجھے یا نہ سمجھے بہرحال اگر اس نے اخلاص سے کام کیا ہے تو وہ اس عظیم الشان عمارت میں بمنزلہ بنیاد کے ہے جس کی عظمت کا اندازہ ہی نہیں کیا جاسکتا ہے......

میرزا محمد اشرف صاحب کو میں نے دیکھا ہے اور ان کی یہ بات مجھے ہمیشہ پسند آئی کہ وہ اس طرح کام کرتے رہے ہیں جس طرح ایک عورت اپنے گھر میں کام کرتی ہے وہ جانتی ہے کہ اس کے پاس کتنا سرمایہ ہے اور وہ اس سے کس طرح بہتر سے بہتر کام لے سکتی ہے اور کوشش کرتی ہے کہ قلیل سے قلیل رقم میں ہی سب کام نپٹا لوں۔ ان کے اندر ہمیشہ یہی روح کام کرتی رہی ہے کہ سلسلہ کا صیغہ مالیات مضبوط چٹان کی طرح ہو اور چونکہ میرے اپنے خیالات کی روح بھی اسی طرف ہے اس لئے مجھے ہمیشہ خوشی ہوتی تھی اور ہمیشہ اطمینان رہتا تھا کہ مالیات کی باگ ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں ہے جو اسے صحیح طریق پر چلا رہا ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 6 ص 28)

☆......☆......☆

درخواست دعا

مکرم علی شیر صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو ریڑھ کی ہڈی کے مہروں میں شدید درد رہتی ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم میاں ظفر اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے نسبتی بھائی مکرم مرزا انور بیگ صاحب امریکہ کی دونوں آنکھوں کا نیشنل ہسپتال ڈیفنس میں آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

داخلہ مدرسۃ الحفظ

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ برائے سال 2009ء کیلئے داخلہ فارم یکم جون تا 30 جولائی 2009ء مدرسۃ الحفظ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم مکمل کرنے کے بعد مدرسۃ الحفظ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 جولائی 2009ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔ نامکمل فارم پر کارروائی ممکن نہیں ہوگی۔

فارم کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ لف کریں۔

برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے۔)

پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

نوٹ: فارم پر صدر جماعت / امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت:

امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2009ء تک اس کی عمر بارہ سال سے زائد نہ ہو۔

امیدوار پرائمری پاس ہو۔

امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو

ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 8 اگست کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 9 اور 10 اگست کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 7 اگست کو نظارت تعلیم، دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کردی جائے گی۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کے لئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کرلیں کہ ان کا نام لسٹ میں شامل ہے۔ نیز مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

عارضی لسٹ اور تدریس کا آغاز

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 12 اگست 2009ء کو صبح 9 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کردی جائے گی۔ تدریس کا آغاز مورخہ 17 اگست سے ہوگا حتمی داخلہ 31 دسمبر کے بعد تسلی بخش تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

نوٹ: انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں بھجوائی جائے گی۔

مدرسۃ الحفظ شکور پارک نزد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

پوسٹ کوڈ: 35460 فون: 047-6213322

(پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

خبریں

طالبان کے گڑھ پیوچار میں چھاتہ بردار فوج داخل

مالاکنڈ ڈویژن میں آپریشن کے دوران مزید 38 شدت پسند ہلاک ہوگئے جبکہ سوات میں طالبان کے اہم مرکز پیوچار میں ہیلی کاپٹروں کے ذریعے پاک فوج کے دستے اتار دیئے گئے ہیں۔ میجر جنرل اطہر عباس نے کہا ہے کہ آپریشن میں اب تک 751 شدت پسند ہلاک ہوچکے ہیں جبکہ 29 سیکیورٹی اہلکار جاں بحق اور 77 زخمی ہوئے ہیں۔ عسکریت پسند پسپا ہورہے ہیں۔ سوات میں سیکیورٹی فورسز نے مولوی فضل اللہ اور عسکریت پسندوں کے اہم مرکز گٹ پیوچار کا کنٹرول سنبھال لیا۔

سوات آپریشن کیلئے ٹائم فریم نہیں دے سکتے

وزیرداخلہ رحمٰن ملک نے کہا ہے کہ سوات میں موجودہ صورتحال کے پیش نظر ٹائم فریم نہیں دیا جاسکتا، فوج اچھا کام کررہی ہے، جلد ہی آپریشن مکمل کرلیا جائے گا، شدت پسندوں کو مار پڑ رہی ہے۔ پھنسے ہوئے افراد کو نکالنے کیلئے سو گاڑیوں کا انتظام کردیا گیا ہے۔ فضل الرحمٰن ملک سے باہر تھے اس لئے سوات آپریشن پر اعتماد میں نہیں لیا گیا، ارکان پارلیمنٹ کو ان کیمرہ بریفنگ دیں گے۔

حکومت پٹرولیم مصنوعات اور گیس کی قیمتوں میں کمی کرے ورنہ عدالت خود حکم دے گی

چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری نے وفاقی حکومت کو ہدایت کی ہے کہ پٹرولیم مصنوعات اور گیس کی قیمتوں میں کمی کے ذریعے عوام کو فوری ریلیف فراہم کیا جائے ورنہ عدالت خود حکم جاری کرے گی۔ فاضل عدالت کے روبرو اٹارنی جنرل نے پیش ہوکر پٹرولیم اور گیس مصنوعات میں کمی کے لئے حکومت سے ہدایات لے کر جواب دینے کے لئے مہلت مانگ لی۔ فاضل عدالت نے ایک دن کی مہلت دیتے ہوئے مزید سماعت ملتوی کردی۔ چیف جسٹس آف پاکستان افتخار محمد چوہدری کی سربراہی میں تین رکنی بنچ نے کیس کی سماعت کی۔

11 لاکھ افراد گھر چھوڑ چکے، مزید 10 لاکھ کی آمد متوقع ہے

سرحد کے سینئر وزیر بشیر احمد بلور نے کہا ہے کہ 11 لاکھ افراد گھر چھوڑ چکے ہیں، مزید 10 لاکھ افراد کی آمد متوقع ہے جن کی مدد کیلئے یونیسیف سے رابطہ کیا جائے گا۔ اقوام متحدہ کے ادارہ برائے پناہ گزین کے سربراہ نے عالمی برادری سے فوری مدد کی اپیل کی ہے اور برطانیہ نے متاثرین مالاکنڈ کیلئے ایک کروڑ پاؤنڈ امداد کا اعلان کیا ہے۔

جنوبی وزیرستان، امریکی جاسوس طیاروں کے میزائل حملے، 15 افراد جاں بحق

جنوبی وزیرستان کے علاقے سراخاورہ میں امریکی جاسوس طیاروں کے گائیڈڈ میزائلوں سے حملے میں 15 افراد جاں بحق ہوگئے۔ سیکیورٹی ذرائع کے مطابق سراخاورہ میں عسکریت پسندوں کے زیر استعمال کمپاؤنڈ پر حملہ کیا گیا۔ مرنے والے تمام افراد جنگجو ہیں۔

چین کی جرمنی پر سبقت، دنیا کی تیسری بڑی معیشت بن گیا

عالمی کساد بازاری کے بعد چین جرمنی پر سبقت لے جاتے ہوئے دنیا کی تیسری بڑی معیشت بن گیا۔ 1993ء کے بعد چین کی مجموعی قومی پیداوار میں یہ ایک ریکارڈ اضافہ ہے۔ اسی طرح مجموعی قومی پیداوار 113.8 ارب ڈالر (777 ارب یوآن) کے اضافے سے 25.33 کھرب یوآن پہنچ گئی۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ چین نے جرمنی کے مجموعی قومی پیداوار کا ہدف عبور کرتے ہوئے جاپان اور امریکہ کے بعد دنیا کی تیسری بڑی معیشت کا اعزاز حاصل کیا ہے۔

☆......☆......☆

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

خربوزہ اور تربوز کھانے کے دوران ضروری احتیاطیں

ان دنوں گرمیوں کے پھلوں میں خربوزہ اور تربوز بہت عام ہیں۔ یہ دونوں پھل صحت کے لئے بہت اچھے ہیں۔ یہ دونوں ہمیں 80 فیصد فائبر (Fiber) مہیا کرتے ہیں۔ جس سے ہمارا معدہ درست حالت میں رہتا ہے۔ لیکن ان دونوں پھلوں کے حوالے سے ایک احتیاط بہت ضروری ہے اور وہ یہ کہ تربوز اور خربوزہ کھانے کے فوراً بعد پانی بالکل نہیں پینا چاہئے۔ کیونکہ اس سے ہیضہ ہونے کا امکان بڑھ جاتا ہے اسی طرح تربوز کے بعد چاول بھی نہیں کھانے چاہئیں۔ اس سے بھی ہیضہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

خدا کرے کہ ہمارے احمدی مرد و زن و بچگان بشمول واقفین نو لمبی صحت والی زندگی پائیں اور اللہ انہیں خدمت خلق اور خدمت دین کے وافر مواقع نصیب فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 14 مئی	
طلوع فجر	4:43
طلوع آفتاب	6:10
زوال آفتاب	1:05
غروب آفتاب	7:59

تریاق معدہ
کھانا ہضم کرتا ہے
ہاضمے کا لذیذ چورن
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

بجلی کا نعم البدل
جنریٹر جنریٹرلاہور ریٹ پر حاصل کریں۔ گیس اور پٹرول پر
نیو ربوہ الیکٹرونکس
ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر: 047-6215934

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کرسکتے ہیں
D-424 فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمے بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF
JEWELLERS
Rabwah SINCE 1952
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

FD-10

جلسہ سالانہ لندن 2009ء
جلسہ سالانہ لندن 2009ء میں لندن جانے والے احباب جماعت ویزہ فارم حاصل کرنے کیلئے فارم پُر کرنے کیلئے ٹکٹ حاصل کرنے کیلئے اور دیگر رہنمائی حاصل کرنے کیلئے رابطہ کریں۔ گزشتہ سالوں کی طرح سروسز کی طرف سے خدمات حاضر ہیں۔
(نوٹ) اپیل بذریعہ وکیل دائر کرنے کی سہولت بھی موجود ہے۔
سسٹم تبدیل ہوگیا ہے جلدی کیجئے دیر ہوجائے گی
سروسز
051-4853427 051-4415900
0300-9141584
0333-5494055
0333-5494167
آفس نمبر 24، 2nd فلور، آشیانہ سنٹر، رحمان آباد، مری روڈ، راولپنڈی